فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

کیا ورقہ بن نوفل صحابی تھے

سوال:

حضرت ورقہ بن نوفل کی نبی کریم ﷺ سے ملاقات ثابت ہے اور بعض روایات میں ان کے ایمان اور تصدیق بالرسالت کا بھی ذکر ہے، تو سوال یہ ہے کہ کیا ان کو بھی صحابیت کا شرف حاصل ہے، (نیاز احمد، جہلم)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قُصَیّ القرشی الاسدی نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے رشتے میں چچازاد تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے یا نہیں اور آیا وہ صحابی ہیں یا نہیں، اس کے بارے میں متعدد اقوال ہیں:

علماء کے ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ حضرت ورقہ، زید بن عمرو بن نفیل کی طرح دین حنیف اور ملت ابراہیمی کے پیروکار تھے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ نے نصرانیت کو اختیار کیا تھا اور وہ صحیح بخاری کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جس میں ابتدائے وحی کے احوال بیان کیے گئے ہیں کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ اس میں یہ تصریح ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بت پرستی سے متنفر ہوکر نصرانیت اختیار کی تھی اور ان کے پاس تورات کا علم تھا، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ورقہ مُوَحِّد تھے، بتوں کی عبادت سے متنفر تھے، ملت ابراہیمی کے پیروکار تھے اور انہوں نصرانیت کو اختیار کرلیا تھا، لیکن ان کی وفات نصرانیت پر ہوئی یا اسلام پر اور آیا وہ صحابی ہیں یا نہیں، اس میں اختلاف ہے۔ حضرت عائشہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت ورقہ کی وفات نصرانیت پر ہوئی، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ حدیث عثمان بن عطاء خراسانی کی سند سے روایت ہے اور علماء حدیث کے نزدیک عثمان ایک ضعیف راوی ہیں، علامہ ابن حجر لکھتے ہیں: اور ایک روایت میں جو یہ لفاظ آئے ہیں: ''فَمَاتَ وَرَقَةُ عَلٰی نَصرَانِيَّتِهٖ لٰكِن عُثمَانَ ضَعِيف''۔

ترجمہ: ''پس ورقہ کا انتقال دین نصرانیت پر ہوا، لیکن یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ یہ عثمان بن عطاء خراسانی کی روایت ہے اور انہیں محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے، (اَلْاِصَابَةُ فِیْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَة: ج:6، ص:476)''۔ اس لیے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کی وفات اسلام پر ہی ہوئی ہے اور اس کی تائید ابتدائے وحی والی حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(جاری ہے۔۔۔۔)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی
نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

کا واقعہ سن کر انہوں نے جواب دیا:

"هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِىْ نَزَّلَ اللهُ عَلٰى مُوسٰى، يَا لَيْتَنِىْ فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِىْ أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ"۔

ترجمہ: "یہ تو وہی ناموس (معزز راز داں فرشتہ) ہے، جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا، کاش کہ جب اعلان نبوت کے موقع پر آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکالے گی، میں جوان عمر ہوتا (اور آپ کی مدد کرتا)، (بخاری:3)"۔

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں: "فَهٰذَا ظَاهِرُهُ أَنَّهُ أَقَرَّ بِنُبُوَّتِهِ"۔ ترجمہ: "اس کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ حضرت ورقہ نے آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کر لیا تھا، (اَلْاِصَابَةُ فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَة: ج:6،ص:675)"۔

علامہ آجری اور علامہ بیہقی حدیث ذکر کرتے ہیں:

"فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: أَبْشِرْ، ثُمَّ أَبْشِرْ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ الَّذِىْ بَشَّرَ بِهِ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِنَّكَ عَلٰى مِثْلِ نَامُوسِ مُوسٰى، وَإِنَّكَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَإِنَّكَ سَوْفَ تُؤْمَرُ بِالْجِهَادِ بَعْدَ يَوْمِكَ هٰذَا، وَإِنْ يُدْرِكْنِىْ ذٰلِكَ لَأُجَاهِدَنَّ مَعَكَ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُ الْقَسَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ ثِيَابُ الْحَرِيرِ، لِأَنَّهُ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ"۔

ترجمہ: "ورقہ نے جواب میں کہا: بشارت ہو، پھر بشارت ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی نبی ہیں جس کی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی تھی اور آپ کی شریعت موسیٰ کی شریعت کی مانند ہوگی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نبیِّ مُرسَل ہیں اور عنقریب آپ کو جہاد کا حکم دیا جائے گا، اگر میں نے اس وقت کو پا لیا تو میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا، جب وہ فوت ہوگئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ورقہ کو جنت میں ریشمی لباس میں دیکھا، کیونکہ وہ مجھ پر ایمان لائے تھے اور انہوں نے میری تصدیق کی تھی"۔

(اَلْاِصَابَةُ فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَة: ج:6،ص:675)

علامہ بیہقی نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے، لیکن جمہور علماء کے نزدیک انقطاع سے صحت اور حجیت میں کچھ خلل نہیں آتا، علامہ علی القاری لکھتے ہیں:

"وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ: أَيْ نَوْعٌ مُرْسَلٌ وَهُوَ الْمُنْقَطِعُ لٰكِنَّ الْمُرْسَلَ حُجَّةٌ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الْجُمْهُورِ"۔

اور ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث مرسل یعنی منقطع ہے، جو مرسل کی قسم ہے، لیکن ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک مرسل حجت ہے، (مرقاۃ: ج:1،ص:368)" اور ایک روایت میں جو الفاظ آئے ہیں: "فَمَاتَ وَرَقَةُ عَلٰى نَصْرَانِيَّتِهِ لٰكِنْ عُثْمَانُ ضَعِيفٌ" - پس ورقہ کا انتقال دین نصرانیت پر ہوا، لیکن یہ روایت ضعیف ہے کہ عثمان بن عطاء خراسانی اس کے راوی ہیں جن کو علماء نے ضعیف قرار دیا ہے، (اَلْاِصَابَةُ فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَة: ج:6،ص:476)"۔

حضرت ورقہ کے جنتی ہونے کے بارے میں کتب احادیث میں متعدد روایات موجود ہیں، جو ان کے مومن ہونے پر دلالت کرتی ہیں:

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ خَدِيجَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، فَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ ثِيَابَ بَيَاضٍ، فَأَحْسِبُهُ لَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ بَيَاضٌ"۔

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے حضرت ورقہ کے بارے میں نبی ﷺ سے پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے جسم پر سفید لباس تھا، میرا گمان ہے (کہ وہ جنتی ہیں) اگر وہ اہل جہنم میں سے ہوتے تو ان کے جسم پر سفید لباس نہ ہوتا، (مسند احمد: 24367)"۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

امام ابویعلی روایت کرتے ہیں:

"عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ: سُئِلَ عَنْ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: أَبْصَرْتُهُ فِي بُطْنَانِ الْجَنَّةِ عَلَيْهِ سُنْدُسٌ"۔

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ورقہ کے بارے میں پوچھا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو جنت کے نشیب میں ریشمی لباس پہنے دیکھا، (مسند ابی یعلیٰ: 2047)"۔

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَسُبُّوا وَرَقَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَهُ جَنَّةً أَوْ جَنَّتَيْنِ"۔

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ورقہ کو برا نہ کہو، کیونکہ میں نے ان کے لیے ایک جنت یا دو جنتیں دیکھی ہیں، (مستدرک للحاکم: 4211)"۔

الغرض حضرت ورقہ کا ایمان ثابت ہے، لیکن صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور علماء کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ حضرت ورقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت یعنی علانیہ دعوت سے پہلے وفات پا چکے تھے، حدیث میں ہے:

"فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ صلی اللہ علیہ وسلم: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ، قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ"۔

ترجمہ: "یہ تو وہی ناموس (معزز رازداں فرشتہ) ہے، جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا، کاش میں آپ کی دعوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے، ورقہ نے کہا: ہاں جو شخص بھی آپ کی طرح دعوت حق لے کر آیا، اس کے عہد کے لوگوں نے اس سے عداوت کی، اگر میں نے آپ کی دعوت کا زمانہ پایا تو میں پوری قوت سے آپ کی مدد کروں گا، مگر پھر کچھ عرصہ بعد ورقہ وفات پا گئے اور وحی کا سلسلہ کچھ عرصے تک منقطع رہا، (بخاری: 3)"۔

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں: "فَهٰذَا ظَاهِرُهُ أَنَّهُ أَقَرَّ بِنُبُوَّتِهِ، وَلٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْعُوَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيَكُونُ مِثْلَ بَحِيرَا وَفِي إِثْبَاتِ الصُّحْبَةِ لَهُ نَظَرٌ"۔

ترجمہ: "اس کا ظاہر مفہوم یہی ہے کہ انہوں نے نبوت کا اقرار کیا تھا، لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کو دعوت عام دینے سے پہلے وفات پا گئے، تو وہ بَحیرا راہب کی طرح ہو گئے اور ان کی صحابیت کا ثبوت مَحَلِّ نظر ہے، (الاصابۃ: ج:6: ص: 475)"۔

مومن یا مسلم اسی شخص کو کہتے ہیں، جس نے دعوت کے بعد اسلام قبول کیا ہو، حضرت ورقہ دعوت سے پہلے انتقال کرنے کے سبب جب مسلم نہیں ہوئے، تو صحابی نہیں ہو سکتے کہ صحابی کی تعریف میں مسلم ہونے کی قید ہے، ہاں اہل فترت میں سے ہیں، جیسے بحیرا راہب اور دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ کی مذکورہ بالا روایت میں ان کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور تصدیق کا جوذکر ہے، اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ وہ تصدیق دعوت سے پہلے کی ہو، لیکن حضرت ورقہ کی وفات کا سن اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ خفیہ دعوت کے بعد فوت ہوئے اور اس صورت میں آپ صحابی ہیں، علامہ حلبی حضرت ورقہ کی سن وفات کے متعلق لکھتے ہیں:

"فَفِي الْإِمْتَاعِ: أَنَّ وَرَقَةَ مَاتَ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ مِنَ الْبَعْثِ"۔

ترجمہ: "اور "امتاع" میں ہے: حضرت ورقہ بعثت کے چوتھے سال وفات پا گئے تھے، (سِيرَتُ الْحَلَبِيَة: ج: 1 ص: 357)"۔

(جاری ہے۔۔۔)

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ورقہ نے خفیہ دعوت کا زمانہ پایا تھا اور ان کی زندگی میں وحی کا نزول تین سال تک موقوف رہنے کے بعد جاری بھی ہو گیا تھا، علامہ حلبی لکھتے ہیں:

”وَفِيْ كَلَامِ صَاحِبِ كِتَابِ الْخَمِيْسِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اَنَّ الْوَحْيَ تَتَابَعَ فِيْ حَيَاةِ وَرَقَةَ وَاَنَّهُ آمَنَ بِهِ“۔

ترجمہ: ”اور کتاب الخمیس کے مصنف کے قول کے مطابق صحیحین میں ہے: ورقہ کی زندگی میں نزول وحی کا سلسلہ (انقطاع کے بعد) دوبارہ شروع ہو گیا تھا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے تھے، (سِيْرَتُ الْحَلْبِيَة: ج:1،ص:359)“۔

پس یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آپ نے علانیہ دعوت کا زمانہ بھی پایا ہے، چنانچہ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

”عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ بِلَال لِجَارِيَةٍ مِنْ بَنِيْ جُمَح، وَكَانُوْا يُعَذِّبُوْنَهُ بِرَمضاءِ مَكَّةَ يَلْصِقُوْنَ ظَهْرَهُ بِالرَّمْضَاءِ لِكَيْ يُشْرِكَ، فَيَقُوْلُ: أَحَدٌ، أَحَدٌ، فَيَمُرُّ بِهِ وَرَقَةُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الحَالِ، فَيَقُوْلُ: أَحَدٌ أَحَدٌ يَا بِلَالُ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَأَتَّخِذَنَّهُ حَنَّانًا، وَهٰذَا مُرسَل جَيّد، يَدُلُّ عَلَى اَنَّ وَرَقَةَ عَاشَ إِلَى اَن دَعَا النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الإِسْلَامِ حَتّٰى اَسْلَمَ بِلَالٌ وَالْجَمْعُ بَيْنَ هٰذَا وَبَيْنَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ أَن يُّحْمَلَ قَوْلُهُ: وَلَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَن تُوُفِّيَ، اَىْ قَبْلَ اَن يَّشْتَهِرَ الإِسْلَامُ وَيُؤْمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِهَاد“۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال بنی جمح کے مظالم کا شکار تھے اور وہ انہیں مکہ کی شدید دھوپ میں گرم زمین پر لٹا کر اذیت دیتے تھے تاکہ وہ اسلام چھوڑ کر مشرک ہو جائیں، پس بلال ”احد احد“ کہتے تھے، اس حال میں حضرت ورقہ کا ان کے پاس سے گزر ہوتا، تو وہ کہتے: اے بلال ”احد، احد“ اور کفار سے کہتے: بخدا اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو میں اس کی قبر کو برکت حاصل کرنے کی جگہ بنا دوں گا اور یہ حدیث عمدہ مرسل ہے اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ورقہ نبی ﷺ کی اسلام کی طرف دعوت عام تک زندہ رہے، حتی کہ بلال اسلام لائے اور اس حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں تطبیق کی صورت یہ ہے: ”حضرت ورقہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے اور وفات پا گئے“، اس قول کو اس پر محمول کریں گے کہ اسلام کے مشتہر ہونے اور جہاد کا حکم آنے سے پہلے وہ فوت ہو گئے، (اَلْاِصَابَةُ فِيْ تَمْيِيْزِ الصَّحَابَة: ج:٦،ص٤٧٦)“۔

اور حضرت بلال کو اذیت دینے کا عمل علانیہ دعوت کے بعد شروع ہوا تھا، علامہ حلبی ان کی صحابیت کے بارے تصریح کرتے ہیں:

”وَحَيْثُ أَدْرَكَ الرِّسَالَةَ فَقَدْ أَسْلَمَ، وَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ صَحَابِيًّا“۔

ترجمہ: ”اور جب دعوت عام کا زمانہ پایا تو مسلمان ہوئے اور جب اسلام ثابت ہو گیا تو اس صورت میں صحابی ہو گئے“۔

(سِيْرَتُ الْحَلْبِيَة: ج:1،ص: 360)

مندرجہ بالا تمام روایات کی روشنی میں خلاصہ کلام یہ ہے حضرت ورقہ بن نوفل کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

(۱) آپ کی وفات دین نصرانیت پر ہوئی، لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(۲) آپ کی وفات ایمان و اسلام پر ہوئی اور آپ ﷺ کی دعوت عام سے پہلے ہوئی اور ان کے حسن عاقبت کی بشارات احادیث اور روایات میں موجود ہیں اور یہ قول یقیناً راجح ہے علامہ ابن حجر نے صحابیت کے قول کے بارے میں کہا: یہ محل نظر ہے۔

(۳) انہوں نے دعوت عام کا ابتدائی دور پایا ہے، حضرت بلال کا واقعہ اس پر شاہد ہے، لہٰذا وہ صحابی ہیں، علامہ حلبی، علامہ طبری، علامہ بغوی اور ابن السکن اسی کے قائل ہیں شارح بخاری علامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو راجح قرار دیا

(جاری ہے۔۔۔)

ہے۔علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نعمۃ الباری فی شرح البخاری: ج:۱،ص:۷۔۱۳ میں تمام اقوال نقل کردیے ہیں لیکن صحابیت کے قول کوراجح قرار دینے کی بابت کوئی تصریح نہیں کی اور نہ اسے رد کیا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ حاصل کلام یہ کہ جہاں کسی مسئلے کے بارے میں ایک سے زائد اقوال ہوں اور کسی ایک کو اختیار کرنے سے کوئی شرعی خرابی لازم نہ آئے، وہاں مسئلے کے تمام پہلوؤں کی نشاندہی کرکے کسی ایک قول کو قطعی اور حتمی قرار دینے کے بجائے اہلِ علم پر چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ کبھی مقابلہ حق اور باطل یا صحیح اور غلط میں ہوتا ہے اور کبھی بہ اور بہتر میں یا راجح اور مرجوح میں ہوتا ہے۔

مفتی منیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

26 اگست 2023ء